

از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، کرناٹکا (سینٹرل)، بنگلور و دیگر اراں

بنام

چوگولے اینڈ کمپنی لمیٹڈ

تاریخ فیصلہ: 11 جنوری 1996

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور سوہاس سی سین، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ 1961 / انکم ٹیکس قواعد 1962:

دفعہ 143,263 / قاعدہ 115 - اشیا کی برآمد سے حاصل ہونے والی آمدنی - غیر ملکی کرنسی - روپے میں تبدیلی - ٹیکس کا تخمینہ - قرار پایا کہ، قاعدہ 115 حساباتی مدت کے اختتام پر غیر ملکی کرنسی میں آمدنی کے روپے میں تبدیلی کے لیے زر مبادلہ کی شرح طے کرتا ہے - قاعدہ زر مبادلہ میں کسی بھی آمدنی پر لاگو ہوتا ہے جسے کسی بھی حساباتی مدت کے لیے کل آمدنی کا حساب لگانے کے مقصد سے تبدیل کیا جاتا ہے نہ کہ حساباتی مدت کے دوران پہلے سے روپے میں تبدیل شدہ آمدنی پر - قاعدہ قانون کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں ہے -

مدعا علیہ کمپنی نے غیر ملکی خریداروں کو خام لوہا برآمد کیا - یہ قیمت غیر ملکی خریداروں کے بذریعے ایک بھارتیہ بینک کے بذریعے ادا کی جاتی تھی، جس نے غیر ملکی خریداروں کی جانب سے لیٹر آف کریڈٹ کھولے، اور مشخص الیہ کے بذریعے وصول کی جانے والی رقم اس کے بینک کے بذریعے روپے میں اس کے کھاتے میں جمع کی جاتی تھی - مشخص الیہ نے متعلقہ حساباتی مدت یعنی جولائی 1982 سے 30 جون 1983 کے دوران موصول ہونے والی رقم کو غیر ملکی خریداروں کو فروخت کردہ سامان

کی قیمت کے طور پر اور جب رقم موصول ہوئی تو اس تخمینہ کاری کے لیے پیش کیا۔ اور جہاں تک ان رقوم کا تعلق ہے جو حساباتی مدت کے دوران غیر ملکی خریداروں سے اصل میں موصول نہیں ہوئیں، انہیں حساباتی سال کے آخری دن یعنی 30 جون 1983 کو زر مبادلہ کی شرح کی بنیاد پر روپے میں تبدیل کر دیا گیا اور اسی کے مطابق ٹیکس میں لایا گیا۔ انکم ٹیکس کمشنر نے فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس رول 1962 کے قاعدہ 115 کو لاگو کیے بغیر آمدنی کا غلط مشخصہ کیا تھا۔ انہوں نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 263 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا جس میں تخمینہ کاری کے حکم پر نظر ثانی کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ مشخص الیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن میں حکم کے ساتھ ساتھ قاعدہ 115 کے اختیارات کو بھی چیلنج کیا، جس نے کمشنر کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا اور قاعدہ 115 کی شق (سی) کو بھی قانون اختیار سے باہر قرار دیا۔ متاثر ہو کر ریونیو نے موجودہ اپیل دائر کی۔

ریونیو کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ معاہدے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ادائیگیاں زر مبادلہ میں کی جائیں گی اور مشخص الیہ زر مبادلہ میں ادائیگی وصول کرنے کا حقدار ہے، اور اگرچہ ادائیگی کے وقت بینک نے زر مبادلہ کو روپے میں تبدیل کیا ہو گا اور مشخص الیہ کو بھارتیہ کرنسی میں ادا کیا ہو گا، قاعدہ 115 واضح طور پر راغب کیا گیا تھا، اور ٹیکس دہندگان کو ملنے والے زر مبادلہ کی رقم کی قیمت حساب فی کی مدت کے آخری دن اس دن رائج شرح تبادلہ کی بنیاد پر کی جائے گی۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

1.1 قرار دیا گیا کہ عدالت عالیہ نے انکم ٹیکس قاعدہ 1962 کے قاعدہ 115 کی غلط تشریح کی ہے اور یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ یہ قاعدہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی بنیادی توضیحات کے اختیار سے باہر تھا۔

1.2. قاعدہ 115 حساباتی مدت کے اختتام پر غیر ملکی کرنسی میں رکھی گئی آمدنی کے روپے میں تبدیلی کے لیے زر مبادلہ کی شرح طے کرتا ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ کسی مشخص الیہ کو موصول ہونے والی پوری غیر ملکی کرنسی کو صرف حساباتی مدت کے آخری دن ہی روپے میں تبدیل کیا جائے گا۔ یہ قاعدہ صرف اس صورت میں لاگو ہو سکتا ہے جب غیر ملکی کرنسی میں کسی بھی آمدنی کو کسی بھی حساباتی مدت کے لیے کل آمدنی کا حساب لگانے کے مقصد سے تبدیل کرنا ہو۔ لیکن، اگر حساباتی مدت کے دوران تبدیلی پہلے ہی ہو چکی ہے اور پچھلے سال کے آخری دن مشخص الیہ کے پاس کوئی غیر ملکی کرنسی نہیں ہے یا مشخص الیہ کوئی غیر ملکی کرنسی حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے، تو قاعدہ

115 کو لاگو کرنے اور غیر ملکی کرنسی میں رکھی گئی کسی بھی آمدنی کو روپے میں تبدیل کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ شق (2)، جو یکم اپریل 1990 کو متعارف کرائی گئی تھی، واقعی وضاحتی ہے اور قاعدہ 115 میں کوئی تبدیلی نہیں لاتا ہے۔

2. انکم ٹیکس کمشنر نے یہ کہتے ہوئے بھی غلطی کی کہ تخمینہ کاری غلط اور ریونیو کے مفاد کے لیے متعصبانہ تھی۔ مقدمے کے حقائق میں، قاعدہ 115 کو نافذ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا کیونکہ مشخص الیہ کے ذریعے برآمد کردہ سامان کی فروخت کی آمدنی بھارتیہ روپے میں اس کے بینک کھاتے میں جمع کی گئی تھی۔ تخمینہ کاری تشخیص الیہ کی طرف سے موصول ہونے والی پوری رقم کو تخمینہ کاری کے لیے پیش کیا گیا تھا اور اس کا مناسب مشخصہ کیا گیا تھا۔ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غیر ملکی خریداروں سے حساباتی سال کے آخری دن مشخص الیہ کے بقایا اور قابل وصول رقوم کو حساباتی سال کے آخری دن رائج تبادلے کی شرح پر بھارتیہ روپے میں تبدیل کرنا پڑتا تھا۔ ان حالات میں، انکم ٹیکس کمشنر کی طرف سے منظور کردہ دفعہ 263 کے تحت حکم کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر کالعدم قرار دے دیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1650، سال 1996۔

ڈبلیو پی نمبر 310، سال 1989 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 3/4.3.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس سی منچند، ایس این ترڈول، آرچندر اور بی کرشنا پر ساد۔
جواب دہندگان کے لیے میسرز جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے ایس گنیش، میسرز اے کے ورما اور پی ڈی تی اگی۔

عدالت کا فیصلہ سین، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

انکم ٹیکس کمشنر نے بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژنل بیج کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی ہے، جس میں 30 مارچ 1989 کو دفعہ 263 کے تحت انکم ٹیکس کمشنر کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ کا یہ بھی خیال تھا کہ انکم ٹیکس قاعدہ 1962 کے قاعدہ 115 کی شق (سی) انکم ٹیکس ایکٹ کی بنیادی توضیحات سے متصادم تھی اور ایکٹ کے دائرہ اختیار اختیار سے باہر تھی۔

اس معاملے میں تنازعہ یکم جولائی 1982 سے 30 جون 1983 (تشخیصی سال 1984-85) کی مدت کے دوران غیر ملکی خریداروں سے وصول شدہ رقوم کے ٹیکس سے متعلق ہے۔ مشخص الیہ نے غیر ملکی خریداروں کو فروخت کردہ سامان کی قیمت کے طور پر موصول ہونے والی رقوم تخمینہ کاری کے لیے پیشکش کی جب اور جب رقوم حساباتی مدت کے دوران موصول ہوئی تھیں اور اسی کے مطابق ٹیکس لگایا گیا تھا۔ حساباتی مدت کے دوران غیر ملکی خریداروں سے جو رقوم اصل میں موصول نہیں ہوئیں انہیں حساباتی سال کے آخری دن یعنی 30 جون 1983 کو شرح مبادلہ کی بنیاد پر روپے میں تبدیل کر دیا گیا اور اسی کے مطابق تخمینہ کاری سال 1984-85 کے لیے ٹیکس میں لایا گیا۔

انکم ٹیکس کمشنر کا خیال تھا کہ انکم ٹیکس افسر نے قاعدہ 115 کا اطلاق کیے بغیر برآمدی فروخت سے پیدا ہونے والی آمدنی کی مقدار کا غلط مشخصہ تھا۔ اس کے مطابق، اس نے تخمینہ کاری کے حکم پر نظر ثانی کرنے کی تجویز کرنے والے پر دفعہ 263 کے تحت نوٹس جاری کیا۔ مشخص الیہ کو سماعت دینے کے بعد، انکم ٹیکس کمشنر نے درج ذیل حکم جاری کیا:

"آخری نقطہ جاپان کو خام لوہے کی برآمد پر آمدنی کے سلسلے میں قاعدہ 115 کے اطلاق سے متعلق ہے۔ مشخص الیہ نے آمدنی اس شرح پر لی ہے جس پر اصل میں رقم بینک کے ذریعے جمع کی گئی ہے۔ اس نے قاعدہ 115 کے تحت مطلوبہ تخیلاتی شرح کا اطلاق نہیں کیا۔ اپنے جواب میں مشخص الیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ قاعدہ 115 (سی) کا اطلاق صرف اس آمدنی پر کیا جاسکتا ہے جس کا اظہار غیر ملکی کرنسی میں کیا جاتا ہے یا دوسری صورت میں نہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ تشریح ناقابل قبول ہے۔ لہذا میں تشخیص کرنے والے افسر کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ مختلف ترسیلات زر کے سلسلے میں تبادلوں کی اصل شرح اور سال کے آخر میں ٹیلی گرافک ٹرانسفر کی خریداری کی شرح کا پتہ لگائیں اور غیر ملکی زر مبادلہ کو پچھلے سال کے آخری دن ٹیلی گرافک ٹرانسفر کی خریداری کی شرح پر تبدیل کریں جیسا کہ قاعدہ 115 کے مطابق ضروری ہے، اگر یہ محصول کے لیے زیادہ سازگار ہے، اور فرق کو ٹیکس میں لائیں۔

اس حکم کو مشخص الیہ نے بمبئی عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج کیا تھا جس میں انکم ٹیکس قاعدہ 1962 کے قاعدہ 115 (سی) کے اختیارات پر بھی سوال اٹھایا گیا تھا۔ مقدمے کے حقائق، جیسا کہ عدالت عالیہ کے حکم میں درج ہیں، درج ذیل ہیں:

"اس معاملے میں درخواست گزار کمپنیز ایکٹ 1956 کے تحت شامل کمپنی ہیں۔ درخواست گزار لوہے کو بیرون ممالک، خاص طور پر جاپان کو برآمد کر رہے ہیں، درخواست گزاروں نے مخصوص قیمتوں پر غیر ملکی خریداروں کے ساتھ لوہے کی فروخت کے معاہدے کیے ہیں۔ غیر ملکی خریداروں اور درخواست گزاروں کے درمیان انتظامات کے مطابق، غیر ملکی خریداروں نے بھارت میں ایک بینک کے ساتھ لیٹر آف کریڈٹ کھولا۔ جیسے ہی لوہے کو جہاز میں لاداجاتا ہے، جہاز کے مالک کی طرف سے لینڈنگ کے بل پر دستخط کیے جاتے ہیں اور درخواست گزار غیر ملکی خریداروں کے خلاف بھیجے گئے ایک کی قیمت کے لیے رسیدیں اٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد، یہ دستاویزات درخواست گزاروں کے بذریعہ بھارت میں اپنے بینکر کو پیش کی جاتی ہیں اور درخواست گزاروں کو بھارتیہ بینکرز کے بذریعہ اس وقت موجود تبادلے کی شرح پر روپے میں ادائیگی موصول ہوتی ہے۔ اگر مالی سال کے اختتام کی تاریخ کو فروخت کی آمدنی کی کوئی رقم بقایا رہتی ہے، تو اسے مالی سال کے آخری دن موجود تبادلے کی شرح پر بھارتیہ روپے میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور درخواست گزاروں کی کتابوں میں درج کیا جاتا ہے اور ان کی آمدنی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔

عدالت عالیہ نے اس طریقے کا مزید جائزہ لیا جس میں غیر ملکی خریداروں کی طرف سے مشخص الیہ کو ادائیگی کی گئی تھی اور مشاہدہ کیا:

"اس سوال کے بارے میں صحیح نتیجے پر پہنچنے کے لیے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ درخواست گزار کس طریقے سے آمدنی حاصل کرتے ہیں اور کس وقت انکم ٹیکس قابل وصول ہے۔ موجودہ معاملے میں، درخواست گزاروں نے ایک مخصوص قیمت پر غیر ملکی خریداروں کو لوہے کی فروخت کے معاہدے کیے۔ اس قیمت پر پہلے سے اتفاق کیا جاتا ہے۔ ادائیگی کا طریقہ بھارتیہ بینکر کے بذریعہ غیر ملکی کرنسی میں ہوتا ہے جو زر مبادلہ دینے کا مجاز ہوتا ہے۔ معاہدے کے تحت، درخواست گزاروں کو ادائیگی اس وقت کی جاتی ہے جب درخواست گزار بھارت میں اپنے بینکروں کے بذریعہ بل آف لیڈنگ کے دستاویزات پیش کرتے ہیں۔ درخواست گزاروں کے مطابق، یہ اس وقت ہے جب درخواست گزاروں کو معاہدے کے تحت رقم ملتی ہے کہ ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔ درخواست گزاروں نے مزید کہا ہے کہ یکم جولائی 1982 سے 30 جون 1983 تک پچھلے حساباتی سال کے دوران درخواست گزاروں نے بینک سے موصول ہونے والی اصل آمدنی پر بھارتیہ کرنسی میں ٹیکس ادا کیا ہے۔ درخواست گزاروں کی جانب سے یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ درحقیقت درخواست گزاروں نے رقم کی وصولی کی تاریخ پر موجود غیر ملکی زر مبادلہ کی شرح پر مختلف تاریخوں پر رقم وصول

کی۔ درخواست گزاروں نے ایک چارٹ بھی فراہم کیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح، مذکورہ متعلقہ مدت کے دوران، انہیں رسید کی تاریخ پر موجود غیر ملکی زر مبادلہ کی شرح کی قیمت کے مطابق ہر تاریخ کو بھارتیہ کرنسی میں ادائیگی موصول ہوئی ہے۔ لہذا درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ یہ اصل رقم ہے جو انہیں مذکورہ مدت کے دوران موصول ہوئی ہے جس پر ایکٹ کے تحت ٹیکس لگایا جاسکتا ہے نہ کہ کوئی نظریاتی آمدنی یا آمدنی جو انہیں کبھی موصول نہیں ہوئی ہے اور اس کا احساس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ یہ سمجھنے میں ناکام رہی کہ ادائیگیاں زر مبادلہ میں کی گئی تھیں۔ معاہدے میں واضح کیا گیا تھا کہ ادائیگیاں زر مبادلہ میں کی جائیں گی۔ انوائس میں قابل ادائیگی قیمت بھی زر مبادلہ میں ظاہر کی گئی تھی۔ اس لیے، تمام ادائیگیاں مشخص الیہ کو زر مبادلہ میں موصول ہوتی تھیں۔ ادائیگی کے وقت بینک نے غیر ملکی زر مبادلہ کو روپے میں تبدیل کیا ہو گا اور مشخص الیہ کو بھارتیہ کرنسی میں ادائیگی کی ہوگی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مشخص الیہ غیر ملکی زر مبادلہ میں فروخت ہونے والے سامان کی قیمت حاصل کرنے کا حقدار تھا اور اس لیے قاعدہ 115 واضح طور پر راغب کیا گیا تھا اور مشخص الیہ کو موصول ہونے والی غیر ملکی زر مبادلہ کی رقم کی قدر حساباتی مدت کے آخری دن اس دن رائج شرح مبادلہ کی بنیاد پر کرنی ہوگی۔

قاعدہ 115، جیسا کہ یہ مادی تاریخ پر کھڑا تھا، مندرجہ ذیل تھا:

"115. محصول تشخیص الیہ کو غیر ملکی کرنسی میں جمع ہونے والی یا پیدا ہونے والی یا جمع ہونے والی یا پیدا ہونے والی یا اس کی طرف سے یا اس کی طرف سے غیر ملکی کرنسی میں موصول ہونے والی یا موصول ہونے والی سمجھی جانے والی کسی بھی آمدنی کی قیمت کے حساب کے لیے زر مبادلہ کی شرح مخصوص تاریخ پر ایسی کرنسی کی ٹیلی گرافک منتقلی کی خریداری کی شرح ہوگی۔

وضاحت اس اصول کے مقصد کے لیے،-

(1) "ٹیلی گرافک منتقلی کی خریداری کی شرح کا وہی معنی ہوگا جو قاعدہ 26 کی وضاحت میں

ہے۔

(2) "مخصوص تاریخ" کا مطلب ہے -

(a) "تنخواہوں" کے عنوان کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی کے سلسلے میں، اس مہینے سے فوراً پہلے مہینے کا آخری دن جس میں تنخواہ واجب الادا ہے، یا پیشگی یا بقایا میں ادا کی جاتی ہے۔

(b) "سیکیورٹیوں پر سود" کے عنوان کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی کے سلسلے میں، اس مہینے سے فوراً پہلے مہینے کا آخری دن جس میں آمدنی واجب الادا ہے:

(c) "گھر کی جائیداد سے آمدنی" "کاروبار یا پیشے کے منافع اور فوائد" جن کا حوالہ شق (د) میں نہیں ہے اور "دوسرے ذرائع سے آمدنی" (منافع کے طور پر آمدنی نہیں ہے) کے عنوانات کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی کے سلسلے میں، ٹیکس دہندہ کے پچھلے سال کے آخری دن؛

..... (d)

..... (e)

..... (f)

اس قاعدے میں بعد میں شق (2) کے اندراج کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جس کے بارے میں یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ صرف وضاحتی نوعیت کا ہے۔ شق (2) جو یکم اپریل 1990 سے نافذ ہوئی وہ درج ذیل ہے:

"ذیلی قاعدہ (1) میں موجود کوئی بھی چیز ذیلی قاعدہ (1) کی وضاحت کی شق (سی) میں مذکور آمدنی کے سلسلے میں لاگو نہیں ہوگی جہاں ایسی آمدنی وصول کی جاتی ہے، یا مشخص الیہ کے ذریعہ یا اس کی طرف سے بھارت میں لائی جاتی ہے۔ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 (46، سال 1973) کی توضیحات کے مطابق مخصوص تاریخ سے پہلے۔

قاعدہ 115 محض یہ بتاتا ہے کہ "غیر ملکی کرنسی میں مشخص الیہ کو جمع ہونے والی یا پیدا ہونے والی یا جمع ہونے والی یا پیدا ہونے والی یا اس کی طرف سے یا اس کی طرف سے غیر ملکی کرنسی میں موصول ہونے والی یا موصول ہونے والی سمجھی جانے والی کسی بھی آمدنی کی قیمت کے حساب کے لیے"، زر مبادلہ کی شرح مخصوص تاریخ پر ایسی کرنسی کی ٹیلی گرافک منتقلی کی خریداری کی شرح ہوگی۔ وضاحت (2) میں واضح کیا گیا ہے کہ 'مخصوص تاریخ کا مطلب' "کاروبار یا پیشے کے منافع اور فوائد" کے عنوان کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی کے حوالے سے ہوگا، جو مشخص الیہ کے پچھلے سال کا آخری دن ہوگا۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مشخص الیہ غیر ملکی کرنسی میں جمع

ہونے والی یا پیدا ہونے والی یا جمع ہونے والی یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی کے سلسلے میں قابل تشخیص ہے یا اس نے غیر ملکی کرنسی میں آمدنی حاصل کی ہے یا حاصل کی ہے، تو اس طرح کی غیر ملکی کرنسی کو مشخص الیہ کے پچھلے سال کے آخری دن کی طرح اس طرح کی کرنسی کی ٹیلی گرافک منتقلی کی خریداری کی شرح پر نظریاتی طور پر روپے میں تبدیل کیا جائے گا۔ اگر پچھلے سال کے آخری دن، مشخص الیہ کے ہاتھ میں کوئی غیر ملکی کرنسی نہیں ہے یا مشخص الیہ کوئی غیر ملکی کرنسی حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے، تو اس طرح کی غیر ملکی کرنسی کو روپے میں تبدیل کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ یہ صرف غیر ملکی کرنسی ہے جسے روپے میں تبدیل کرنا ہوگا۔ لیکن، اگر کسی مشخص الیہ کو موصول ہونے والی غیر ملکی کرنسی کو مقررہ تاریخ سے پہلے روپے میں تبدیل کر دیا گیا ہے، تو قاعدہ 115 کے اطلاق کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ قاعدہ 115 یہ نہیں بتاتا ہے کہ کسی مشخص الیہ کو موصول ہونے والی تمام غیر ملکی کرنسیوں کو صرف حساباتی مدت کے آخری دن ہی روپے میں تبدیل کیا جائے گا۔ قاعدہ 115 صرف غیر ملکی کرنسی کی تبدیلی کی شرح طے کرتا ہے۔ اگر حساباتی مدت کے آخری دن تبدیل کرنے کے لیے کوئی غیر ملکی کرنسی نہیں ہے، تو قاعدہ 115 کو نافذ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اس معاملے میں مشخص الیہ اس بات پر رضامند ہے کہ اسے غیر ملکی کرنسی کی بقایا رقم، مشخص الیہ کے پچھلے سال کے آخری دن رائج تبادلے کی شرح پر ادا کی جائے۔ لیکن، یہ قاعدہ حساباتی مدت کے دوران مشخص الیہ کو موصول ہونے والی رقم پر روپے میں لاگو نہیں ہو سکتا۔ شق (2)، جو یکم اپریل 1990 کو متعارف کرائی گئی تھی، واقعی وضاحتی ہے اور قاعدہ 115 میں کوئی تبدیلی نہیں لاتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے واضح طور پر یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی تھی کہ قاعدہ 115 انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی بنیادی توضیحات کے اختیار سے باہر تھا۔ ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے اس اصول کی غلط تشریح کی ہے۔ یہ قاعدہ حساباتی مدت کے اختتام پر غیر ملکی کرنسی میں رکھی گئی آمدنی کے روپے میں تبدیلی کے لیے تبادلے کی شرح طے کرتا ہے۔ یہ قاعدہ صرف اس صورت میں لاگو ہو سکتا ہے جب غیر ملکی کرنسی میں کسی بھی آمدنی کو کسی بھی حساباتی مدت کے لیے کل آمدنی کا حساب لگانے کے مقصد سے تبدیل کرنا ہو۔ لیکن، اگر حساباتی مدت کے دوران تبدیلی پہلے ہی ہو چکی ہے، تو غیر ملکی کرنسی میں رکھی گئی کسی بھی آمدنی کو روپے میں تبدیل کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

مقدمے کے حقائق، جیسا کہ عدالت عالیہ نے بیان کیا ہے، یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ شخص الیہ نے وقتاً فوقتاً سامان برآمد کیا تھا۔ قیمت غیر ملکی خریداروں کے ذریعے بھارتیہ بینک کے ذریعے ادا کی جاتی تھی۔ بھارتیہ بینک نے غیر ملکی خریداروں کی جانب سے لیٹر آف کریڈٹ کھولے۔ لینڈنگ کے بل، انوائس اور دیگر دستاویزات شخص الیہ کے ذریعے اپنے بینک کے ذریعے غیر ملکی خریداروں کے بینک کو پیش کی گئیں۔ شخص الیہ کے ذریعے وصول کی جانے والی رقوم ان کے بینک کے ذریعے ان کے کھاتے میں روپے میں جمع کی جاتی تھیں۔ تخمینہ کاری تشخیص الیہ کی طرف سے موصول ہونے والی پوری رقم کو تخمینہ کاری کے لیے پیش کیا گیا تھا اور اس کا مناسب مشخصہ کیا تھا۔ ہم یہ دیکھنے میں ناکام ہیں کہ انکم ٹیکس کمشنر اس نتیجے پر کیسے پہنچا کہ تخمینہ کاری غلط اور محصول کے مفاد کے لیے متعصبانہ تھی۔ اس معاملے کے حقائق میں، قاعدہ 115 کو نافذ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ شخص الیہ کے ذریعے برآمد کردہ سامان کی فروخت کی آمدنی بھارتیہ روپے میں ان کے بینک کھاتے میں جمع کی جاتی تھی۔ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غیر ملکی خریداروں سے حساباتی سال کے آخری دن شخص الیہ کی طرف سے بقایا اور وصول کی جانے والی رقوم کو حساباتی سال کے آخری دن رائج تبادلے کی شرح پر بھارتیہ روپے میں تبدیل کرنا پڑتا تھا۔

ان حالات میں، ہم یہ مانتے ہیں کہ انکم ٹیکس کمشنر کی طرف سے منظور کردہ دفعہ 263 کے تحت حکم کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر کالعدم قرار دیا تھا۔ لیکن، ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے انکم ٹیکس قوانین کے قاعدہ 115 کو ختم کرنے میں غلطی کی تھی۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل نمٹادی گئی۔